بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن

خزائن العرفان فی تفسیر القرآن

ترجمہ: اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر: حضرت صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ○ پاکستان

إِن كُنتَ مِنَ الصَّٰدِقِينَ ﴿١٠٦﴾ فَأَلْقَىٰ عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ

اگر سچے ہو تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا وہ فوراً ایک

ثُعْبَانٌ مُّبِينٌ ﴿١٠٧﴾ وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّٰظِرِينَ ﴿١٠٨﴾ ع

ظاہر اژدہا ہو گیا ف۲۰۶ اور اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ف۲۰۷

قَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ إِنَّ هَٰذَا لَسَٰحِرٌ عَلِيمٌ ﴿١٠٩﴾ يُرِيدُ

قوم فرعون کے سردار بولے یہ تو ایک علم والا جادوگر ہے ف۲۰۸ تمہیں

أَن يُخْرِجَكُم مِّنْ أَرْضِكُمْ فَمَاذَا تَأْمُرُونَ ﴿١١٠﴾ قَالُوٓا أَرْجِهْ وَ

تمہارے ملک ف۲۰۹ سے نکالا چاہتا ہے تو تمہارا کیا مشورہ ہے بولے انہیں اور ان کے

أَخَاهُ وَأَرْسِلْ فِي الْمَدَآئِنِ حَٰشِرِينَ ﴿١١١﴾ يَأْتُوكَ بِكُلِّ سَٰحِرٍ

بھائی ف۲۱۰ کو ٹھہرا اور شہروں میں لوگ جمع کرنے والے بھیج دے کہ ہر علم والے جادوگر کو تیرے پاس

عَلِيمٍ ﴿١١٢﴾ وَجَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ قَالُوٓا إِنَّ لَنَا لَأَجْرًا إِن كُنَّا

لے آئیں ف۲۱۱ اور جادوگر فرعون کے پاس آئے بولے کچھ ہمیں انعام ملے گا اگر ہم

نَحْنُ الْغَٰلِبِينَ ﴿١١٣﴾ قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿١١٤﴾ قَالُوا

غالب آئیں بولا ہاں اور اس وقت تم مقرب ہو جاؤ گے بولے

يَٰمُوسَىٰٓ إِمَّآ أَن تُلْقِيَ وَإِمَّآ أَن نَّكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ ﴿١١٥﴾ قَالَ

اے موسیٰ یا تو ف۲۱۲ آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں ف۲۱۳ کہا

(۲۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عصا ڈالا تو وہ ایک بڑا اژدہا بن گیا زرد رنگ منھ کھولے ہوئے زمین سے ایک میل اونچا اپنی دم پر کھڑا ہو گیا اور ایک جبڑا اس نے زمین پر رکھا اور ایک قصر شاہی کی دیوار پر پھر اس نے فرعون کی طرف رخ کیا تو فرعون اپنے تخت سے کود کر بھاگا اور ڈر سے اس کی ریح نکل گئی اور لوگوں کی طرف رخ کیا تو ایسی بھاگ پڑی کہ ہزاروں آدمی آپس میں کچل کر مر گئے فرعون گھر میں جا کر چیخنے لگا اے موسیٰ تمہیں اس کی قسم جس نے تمہیں رسول بنایا اس کو پکڑ لو میں تم پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیجے دیتا ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کو اٹھا لیا تو وہ مثل سابق عصا تھا (۲۰۷) اور اس کی روشنی اور چمک نور آفتاب پر غالب ہو گئی (۲۰۸) جس نے جادو سے نظر بندی کی اور لوگوں کو عصا اژدہا نظر آنے لگا اور گندمی رنگ کا ہاتھ آفتاب سے زیادہ روشن معلوم ہونے لگا (۲۰۹) مصر (۲۱۰) حضرت ہارون (۲۱۱) جو سحر میں ماہر ہو اور سب سے فائق چنانچہ لوگ روانہ ہوئے اور اطراف و بلاد میں تلاش کر کے جادوگروں کو لے آئے (۲۱۲) پہلے اپنا عصا (۲۱۳) جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کے ساتھ مشرف کیا

أَلْقُوا ۚ فَلَمَّا أَلْقَوْا سَحَرُوا أَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوهُمْ وَجَاءُوا

تمہیں ڈالو ف٢١٤ جب انہوں نے ڈالا ف٢١٥ لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور انہیں ڈرایا اور بڑا

بِسِحْرٍ عَظِيمٍ ﴿١١٦﴾ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَلْقِ عَصَاكَ ۖ فَإِذَا

جادو لائے اور ہم نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا ڈال تو

هِيَ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ ﴿١١٧﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوا

ناگاہ ان کی بناوٹوں کو نگلنے لگا ف٢١٦ تو حق ثابت ہوا اور ان کا کام

يَعْمَلُونَ ﴿١١٨﴾ فَغُلِبُوا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوا صَاغِرِينَ ﴿١١٩﴾ وَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ

باطل ہوا تو یہاں وہ مغلوب پڑے اور ذلیل ہو کر پلٹے اور جادوگر سجدے میں

سَاجِدِينَ ﴿١٢٠﴾ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢١﴾ رَبِّ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ﴿١٢٢﴾

گرادیئے گئے ف٢١٧ بولے ہم ایمان لائے جہان کے رب پر جو رب ہے موسیٰ اور ہارون کا

قَالَ فِرْعَوْنُ آمَنْتُمْ بِهِ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۖ إِنَّ هَٰذَا لَمَكْرٌ

فرعون بولا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں یہ تو بڑا جعل (فریب) ہے

مَكَرْتُمُوهُ فِي الْمَدِينَةِ لِتُخْرِجُوا مِنْهَا أَهْلَهَا ۖ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿١٢٣﴾

جو تم سب نے ف٢١٨ شہر میں پھیلایا ہے کہ شہر والوں کو اس سے نکال دو ف٢١٩ تو اب جان جاؤ گے ف٢٢٠

لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَأُصَلِّبَنَّكُمْ

قسم ہے کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا پھر تم سب کو سولی دوں گا

(٢١٤) یہ فرمانا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اس لئے تھا کہ آپ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اور اعتماد کامل رکھتے تھے کہ ان کے معجزے کے سامنے سحر ناکام و مغلوب ہو گا (٢١٥) اپنا سامان جس میں بڑے بڑے رسے اور شہتیر تھے تو وہ اژدہے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا معلوم ہونے لگا (٢١٦) جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا ڈالا تو وہ ایک عظیم الشان اژدہا بن گیا ابن زید کا قول ہے کہ یہ اجتماع اسکندریہ میں ہوا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اژدہے کی دم سمندر کے پار پہنچ گئی تھی وہ جادوگروں کی سحرکاریوں کو ایک ایک کرکے نگل گیا اور تمام رسے و لٹھے جو انہوں نے جمع کئے تھے جو تین سو اونٹ کا بار تھے سب کا خاتمہ کر دیا جب موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو دست مبارک میں لیا تو پہلے کی طرح عصا ہو گیا اور اس کا حجم اور وزن اپنے حال پر رہا یہ دیکھ کر جادوگروں نے پہچان لیا کہ عصائے موسیٰ سحر نہیں اور قدرت بشری ایسا کرشمہ نہیں دکھا سکتی ضرور یہ امر سماوی ہے یہ بات سمجھ کر وہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے (٢١٧) یعنی یہ معجزہ دیکھ کر ان پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار سجدے میں گر گئے معلوم ہوتا تھا کسی نے پیشانیاں پکڑ کر زمین پر لگا دیں (٢١٨) یعنی تم نے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب نے متفق ہو کر (٢١٩) اور خود اس پر مسلط ہو جاؤ (٢٢٠) کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آتا ہوں

أَجْمَعِينَ ﴿١٢٤﴾ قَالُوا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنقَلِبُونَ ﴿١٢٥﴾ وَمَا تَنقِمُ مِنَّا إِلَّا

ف۲۲۱ بولے ہم اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہیں ف۲۲۲ اور تجھے ہمارا کیا برا لگا یہی نہ کہ ہم

أَنْ آمَنَّا بِآيَاتِ رَبِّنَا لَمَّا جَاءَتْنَا ۚ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا

اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لائے جب وہ ہمارے پاس آئیں اے رب ہمارے ہم پر صبر انڈیل دے ف۲۲۳ اور ہمیں

مُسْلِمِينَ ﴿١٢٦﴾ وَقَالَ الْمَلَأُ مِن قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَ

مسلمان اٹھا ف۲۲۴ اور قوم فرعون کے سردار بولے کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم

قَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ ۚ قَالَ سَنُقَتِّلُ

کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں ف۲۲۵ اور موسیٰ تجھے اور تیرے ٹھہرائے ہوئے معبودوں کو چھوڑ دے ف۲۲۶ بولا اب ہم ان کے

أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ ﴿١٢٧﴾ قَالَ مُوسَىٰ

بیٹوں کو قتل کریں گے اور ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور ہم بے شک ان پر غالب ہیں ف۲۲۷ موسیٰ نے اپنی

لِقَوْمِهِ اسْتَعِينُوا بِاللَّهِ وَاصْبِرُوا ۖ إِنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَن

قوم سے فرمایا اللہ کی مدد چاہو ف۲۲۸ اور صبر کرو ف۲۲۹ بے شک زمین کا مالک اللہ ہے ف۲۳۰ اپنے بندوں

يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿١٢٨﴾ قَالُوا أُوذِينَا مِن

میں جسے چاہے وارث بنائے ف۲۳۱ اور آخر میدان پرہیزگاروں کے ہاتھ ہے ف۲۳۲ بولے ہم ستائے گئے آپ

قَبْلِ أَن تَأْتِيَنَا وَمِن بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ۚ قَالَ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن

کے آنے سے پہلے ف۲۳۳ اور آپ کے تشریف لانے کے بعد ف۲۳۴ کہا قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے

(۲۲۱) نیل کے کنارے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دنیا میں پہلا سولی دینے والا پہلا ہاتھ پاؤں کاٹنے والا فرعون ہے فرعون کی اس گفتگو پر جادوگروں نے یہ جواب دیا جو اگلی آیت میں مذکور ہے (۲۲۲) تو ہمیں موت کا کیا غم کیونکہ مر کر ہمیں اپنے رب کی لقاء اور اس کی رحمت نصیب ہوگی اور جب سب کو اسی طرف رجوع کرنا ہے تو وہ خود ہمارے تیرے درمیان فیصلہ فرمادے گا (۲۲۳) یعنی ہم کو صبر کامل تام عطا فرما اور اس کثرت سے عطا فرما جیسے پانی کسی پر انڈیل دیا جاتا ہے (۲۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ لوگ دن کے اول وقت میں جادوگر تھے اور اسی روز آخر وقت میں شہید (۲۲۵) یعنی مصر میں تیری مخالفت کریں اور وہاں کے باشندوں کا دین بدلیں اور یہ انہوں نے اس لئے کہا تھا کہ ساحروں کے ساتھ چھ لاکھ آدمی ایمان لے آئے تھے (مدارک) (۲۲۶) کہ نہ تیری عبادت کریں نہ تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کی سدی کا قول ہے کہ فرعون نے اپنی قوم کے لئے بت بنوادیئے تھے اور ان کی عبادت کرنے کا حکم دیتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی بعض مفسرین نے فرمایا کہ فرعون دہری تھا یعنی صانع عالم کے وجود کا منکر اس کا خیال تھا کہ عالم سفلی کے مدبر کواکب ہیں اسی لئے اس نے ستاروں کی صورتوں پر بت بنوائے تھے ان کی خود بھی عبادت کرتا تھا اور دوسروں کو بھی ان کی عبادت کا حکم دیتا تھا اور اپنے آپ کو مطاع و مخدوم زمین کا کہتا تھا اسی لئے أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ کہتا تھا (۲۲۷) قوم فرعون کے سرداروں نے فرعون سے یہ جو کہا تھا کہ کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اس سے ان کا مطلب فرعون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اور آپ کی قوم کے قتل پر ابھارنا تھا جب انہوں نے ایسا کیا تو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو نزول عذاب کا خوف دلایا اور فرعون اپنی قوم کی خواہش پر قدرت نہیں رکھتا تھا کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے کی قوت سے مرعوب ہو چکا تھا اسی لئے اس نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے لڑکیوں کو چھوڑ دیں گے اس سے اس کا مطلب یہ تھا کہ اس طرح قوم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعداد گھٹا کر ان کی قوت کم کریں گے اور عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے یہ بھی کہہ دیا کہ ہم بے شک ان پر غالب ہیں لیکن فرعون کے اس قول سے کہ ہم بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کریں گے بنی اسرائیل میں کچھ پریشانی پیدا ہو گئی اور انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کی شکایت کی اس کے جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ فرمایا (جو اس کے بعد آتا ہے)